



سوال

(206) نمازی اپنا جاتا کہاں رکھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد میں آتا ہے جماعت تیار ہے وہ جوتا اتار کر کہاں رکھے دائیں بائیں، یا آگے کہوں کہ پیچے رکھنے میں جوتا چوری ہونے کا خطرہ ہے۔ براہ کرم قرآن و حدیث کے دلائل سے واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

نماز ادا کرتے وقت جوتا دائم طرف رکھنا منع ہے البتہ دائم طرف رکھنا جائز ہے بشرطیکہ دائم طرف کوئی اور نمازی کھڑا نہ ہوتا کہ جوتا اس کے دائم طرف نہ پڑے، جسا کہ حضرت عبد اللہ بن سائب سے مروی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّابِقِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُصَلِّي لَهُ تَسْلِيمٌ يُصَلِّي لَنَفْسِهِ وَوَضْعَ نَفْسِيَةً عَنْ يَسَارِهِ۔ (ابوداؤ دع عن العبود ص ۲۳۶، ج انسی ص ۹، ج ۱)

یعنی حضرت عبد اللہ بن سائب کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا آپ نماز ادا فرمائے ہیں اور آپ نے نعلین شریفین کو دائم پہلوی مرکما ہوا تھا۔

اس حدیث پر امام ابو داؤد پاؤں کے درمیان فاصلہ میر کھلانا چاہیے جسا کہ حدیث شریف میسے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُصَلِّي لَهُ تَسْلِيمٌ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدٌ كُمْ فَلَا يَضْعِنْ نَفْسَهُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ يَضْعِنْ بَيْنَ رِجْلَيْهِ سَنَابِيَّ دَوْدَ

جلد ۱، ص ۹۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نمازی اپنا جوتا دائم بائیں ہرگز نہ رکھے کیوں کہ ایسی صورت میں جوتا دوسرا سے نمازی کی دائم طرف میں پڑے گا لہذا اسے اپنا جوتا پنے پاؤں کے درمیانی فاصلہ میں رکھ لینا چاہیے۔

اس حدیث کے ایک راوی المعاویہ عبد الرحمن بن قیس الزعفرانی پر امام منذری نے جرح کی ہے مگر امام موصوف کی جرح درست نہیں کہوں کہ یہ راوی زعفرانی نہیں میں بلکہ یہ ابو روح عبد الرحمن بن قیس الحشی بن جو کہ شفہ ہیں:



قال الحافظی فی تحذیب التحذیب جلد ۶ ص ۲۵، اخر جمادی و محرم جان فی صحیح و قال المنذری فی مختصرہ یشیر ان یکون الرزعرانی و لیس کما ظن بان الرزعرانی یصغر عن اور اک لوسفت ماحک مرعاۃ شرح مشکوۃ ص ۵۰۵ ج ۱ یضمہما میں رجیہ (۱)

ا: پاؤں کے درمیان رکھنے سے بہتر ہے کہ کپڑے میں چھپا کر آگے رکھے یا آج کل مسجدوں میں سمجھو کر رکھے ہوتے ہیں ان میں جو تاہم حسب جاتا ہے اور محفوظ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث نماز جنازہ کے لیے مخصوص ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ نماز مسیسجدہ اور شتمہ نہیں۔ عام نمازوں میں جو تاہم پاؤں کے درمیان رکھنا تکلیف مالایطاق ہے۔ (توضیح المرام)

کے ذمہ میملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں قدامہ اذا كان علی یسارہ احمد مرقاۃ جلد ۱، ص ۲۸۳ یعنی جب کہ اس کے بائیں پسلوں میں دوسرا نمازی بھی ہو، تو جو تاہم آگے رکھ لے۔ وانالم یقل او خلنه لکلایق قدام غیرہ اول تلایذ حب خشوعہ لاحتمال ان یسرق مرقاۃ ص ۲۸۳ جلد ۱۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو تے کو پیچھے رکھنے کا حکم اس لیے نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے نمازی کے آگے نہ آجائے یا چوری ہونے کے احتمال سے خشوع درہم برہم نہ ہو جائے۔

مولانا عبد اللہ حنفی فیروز پوری مسجد چینیاں والی لاہور

الاعتصام جلد ۲۳ ش ۲۹

توضیح المرام

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاک جو تاہم کر نماز پڑھنا سنت ہے اور جو تاہم کر بھی لیکن جو تاہم کر نماز پڑھنا نماز کی اصلی میست ہے۔ اور جو تاہم سمت نماز پڑھنا بوقت ضرورت سنت ہے۔ جیسا کہ موزے اور جو رملوں پر بوقت ضرورت مسح کرنا مسنون ہے اور بila ضرورت کوئی موزے پہننا ہی نہیں اسی طرح بوقت ضرورت جو تاہم کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کنا اذا صلينا خلف النبی ﷺ بالخمار سجدنا علی شیابنا اثناء الحرم متفق علیہ مشکوۃ ص ۶۰۔ یعنی رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز اتنی اول وقت ادا فرماتے کہ ہم لوگ گرمی کی وجہ سے لپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے چوں کہ مسجد نبوی میں سب کیلے سایہ کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ اشتہاد گرمی کی وجہ سے ننگے پاؤں سنگ ریزوں پر کھڑے ہو کر طول قیام دشوار تھا۔ نماز ظہر میں آپ کا طول قیام ہوتا تھا۔ اس لیے بوقت ضرورت جو تاہم کر نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ مسجد میجکد سایہ کا پورا انتظام ہو، پیچھے چل رہے ہوں نیچے صفوں اور درملوں کا انتظام ہو تو اس وقت جو تاہم کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ جو تاہم اگرچہ پاک ہوتا ہے لیکن گرد و غبار سے آلوہ ہوتا ہے۔ اس لیے صفائی اور دریاں ایک دو نمازوں میں غبار آلوہ ہو جائیں گی۔ اور مسجد کو صاف رکھنا ایمان کی جزو ہے۔ بلکہ مسجد کو صاف کرنے کی بنیار پاک مرد کو جنتی فرمایا ہے۔ بذما عندی والد اعلم المرام علی محمد سعیدی خان نیوال

سوال: ... کیا فرماتے ہیں علمائے دین محققین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے صحیح وفرض شروع کئے، وہ ایک رکعت پڑھ کر احتیات میں بیٹھ گیا کیا وہ دوسری رکعت میں شتمہ کرے یا نہ کرے کیا اس پر سجدہ سو لازم ہے یا نہ؟ سائل عزیز الرحمن خطیب جامع الجہیث بستی پھٹھے ضلع ملتان

اجواب: ... دوسری رکعت میں شتمہ اور سجدہ سو کرے لیکن تکمیل سجدتاتاں الحدیث۔ مسنند الودا و دوام بن باجہ۔

الموسیع محمد شرف الدین دبلوی

(مسئول از قلمی مسودہ)

مولانا عزیز الرحمن جامع اہل حدیث بستی محمد ضلع ملتان



جعفریہ علمیہ اسلامیہ
الریسیخیہ
مددِ فلسفی

فتاویٰ علمائے حدیث

04 جلد